ROOTS for Equity

29 مارچ بے زمین کسانوں کا عالمی دن

واپس لیں گے، زمین اپنی مستقبل اپنا!

پریس ریلز

29 مارچ، 2019

پاکستان کسان مزدور تحریک (پی کے ایم ٹی) اور روٹس فار ایکوٹی نے ایشین پیزنٹ کولیشن (APC)، پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹورک (PANAP)، انٹرنیشنل ومن الائنس (IWA) اور دیگر ایشیائی تنظیموں کے ساتھ مل کر 29 مارچ کو بے زمین کسانوں کا عالمی دن ''واپس لیں گے، زمین اپنی مستقبل اپنا'' کے نعرے کے تحت منایا۔ دنیا بھر میں یہ دن کسانوں کی زمین و دیگر پیداواری وسائل اور خوراک کی خودمختاری کے لیے کی جانے والی جدوجہد کو منظر عام پر لانے کے لیے منایا جاتا ہے جنہیں ان کی زمینوں سے جبراً بیدخل کیا جارہا ہے جہاں وہ اور ان کے آباؤ اجداد گزشتہ کئی دہائیوں سے آباد ہیں۔ اس حوالے سے پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، منگولیا، کمبوڈیا، ملائیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا سمیت کئی ایشیائی ممالک میں مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔

پی کے ایم ٹی نے ملک بھر میں غیرملکی سرمایہ کاری اور ترقیاتی منصوبوں کے نام پر جاری زمینی قبضے اور چھوٹے و بے زمین کسان مزدوروں میں بے زمینی کے خلاف بیک وقت پشاور پریس کلب اور ملتان پریس کلب میں پریس کانفرنس منعقد کی اور گھوٹکی میں ریلی اور گھوٹکی پریس کلب پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں مختلف اضلاع سے چھوٹے اور بے زمین کسان مزدوروں نے شرکت کی۔

بے زمین کسانوں کے عالمی دن کے موقع پر پی کے ایم ٹی کے قومی رابطہ کار الطاف حسین، صوبائی رابطہ کار کے پی کے فیاض احمد اور پی کے ایم ٹی ہری پور کے رکن آصف خان کا کہنا تھا کہ سال 2000 سے اب تک ملٹی نیشنل کمپنیوں نے دنیا بھر میں 1,591 معاہدوں کے ذریعے تقریباً 50 ملین ہیکٹر زمین پر قبضہ کیا ہے جبکہ مزید 20 ملین ہیکٹر زمین کے لیے 200 سے زیادہ معاہدوں پر بات چیت جاری ہے۔ بڑے پیمانے پر زمینی قبضے زیادہ تر پاکستان جیسے تیسری دنیا کے پیداواری وقدرتی وسائل سے مالامال ممالک میں کیے جارہے ہیں۔ دنیا بھر میں زمینوں پر قبضے کے لیے کیے جانے والے صرف آٹھ فیصد معاہدے خوراک کی پیداوار کے لیے کیے گئے ہیں۔ خوراک کی پیداوار کے لیے کیے جانے والے ان معاہدوں میں سے 60 فیصد معاہدے خوراک کو برآمد کرنے کے لیے کیے گئے ہیں۔ ان معاہدوں کے تحت قبضہ کی گئی 70 فیصد زمین نباتاتی ایندھن کی پیداوار کے لیے مختص کی گئی ہے تاکہ سرمایہ دار ممالک کی متبادل توانائی کی طلب کو پورا کیا جاسکے۔ گزشتہ کچھ سالوں سے چین نے بھی ون بیلٹ ون روڈ (OBOR) منصوبے کے تحت بڑے پیمانے پر زمینی قبضہ کی مہم شروع کررکھی ہے۔ صرف براعظم افریقہ میں ہی چینی کمپنیوں کی طرف سے قبضہ کی گئی زمین کا رقبہ 240,000 سے چھ ملین ہیکٹر کے درمیان ہے۔ آئی ایم ایف، عالمی بینک، ڈبلیو ٹی او جیسے عالمی مالیاتی وتجارتی ادارے پاکستان سمیت تیسری دنیا کے ممالک میں پالیسیوں اور قوانین میں تبدیلی کے ذریعے کسانوں کو خوراک کی خودمختاری اور ان کے زمینی حق سے محروم کررہے ہیں۔ یہ ادارے قرض اور اس کے حصول پر عائد کی جانے والی شرائط کے ذریعے منڈی پر سرمایہ دار ممالک اور ان کی کمپنیوں کے قبضے کی راہ ہموار کرکے کسانوں کا معاشی قتل کررہے ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ (سی پیک) کے تحت پاکستان بھر میں جاری شاہراؤں، خصوصی اقتصادی زون، توانائی منصوبوں اور دیگر ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر کے لیے بڑے پیمانے پر زمینی قبضے کا سلسلہ گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے جس کے لیے ملک بھر میں ناصرف کسانوں کو بلکہ ماہی گیروں کو بھی ان کے آبائی روزگار سے محروم کیا جارہا ہے۔ چھوٹے اور بے زمین کسان مزدور زمین کی غیر منصفانہ تقسیم، کارپوریٹ زراعت اور عالمی سرمایہ دار ممالک کی ایما پر مسلط کردہ حکومتی نیولبرل پالیسیوں کے نتیجے میں استحصال ومحرومی کا شکار ہیں۔ جاگیرداری نظام میں چھوٹے اور بے زمین کسان مزدوروں خصوصاً کسان مزدور عورتیں بے زمینی کے ساتھ ساتھ صنفی امتیاز کا شکار ہیں۔ ظالمانہ پدرشاہی نظام میں سخت موسمی حالات میں کھیتوں میں خصوصاً کپاس کی چنائی کرنے والی کسان مزدور عورتوں کو اجرت کم دی جاتی ہے جنہیں صنفی امتیاز کے ساتھ ساتھ مذہبی تفریق کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پی کے ایم ٹی ضلع پشاور کے رابطہ کار شہزاد بیگ کا کہنا تھا کہ خیبر پختونخوا کے علاقے ہری پور حطار میں مزید 1,000 ایکڑ زمین پر خصوصی اقتصادی زون کے قیام، پشاور میں ناردرن بائی پاس منصوبے کے لیے کسانوں کی بیدخلی کے بعد اب مالاکنڈ کا علاقہ پالائی جو سرسبز کھیتوں اور سنگترے کے باغات کے لیے مشہور ہے سرمایہ داروں کا اگلا نشانہ ہے۔ حکومت خیبر پختونخوا نے وہاں سیمنٹ فیکٹری کے قیام کے لیے 400 ایکڑ زمین کے حصول کے لیے سیکشن چار کا نفاذ کیا۔ مقامی آبادیوں کے لیے اس زمین کی اہمیت اور اس کی زرخیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود حکومتی اندازوں کے مطابق پالائی میں 171,000 پھلوں کے

سیکریٹریٹ: اے ون، پہلی منزل، بلاک 2، گلشن اقبال، کراچی، فون: +92-21-34813320، فیکس: +92-21-34813321
https://pkmt.noblogs.org

درخت موجود ہیں جو نا صرف مقامی آبادیوں کے روزگار اور ان کے غذائی تحفظ کے لیے بلکہ ماحول کے لیے بھی انتہائی اہمیت رکھتے ہیں خاص کر ان حالات میں کہ جب پاکستان موسمی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں شامل ہے۔ اسی طرح سوات ایکسپریس وے کی تعمیر کے لیے مقامی کسانوں کی قیمتی زرعی زمین کوڑیوں کے مول ہتھیالی گئی اور مزید ظلم یہ کہ کسانوں کو ان کی زمین اور فصلوں کے معاوضہ کی ادائیگی بھی تاخیر کا شکار ہے۔

گھوٹکی پریس کلب پر احتجاج کے دوران پی کے ایم ٹی کے صوبائی رابطہ کار سندھ علی نواز جلبانی، پی کے ایم ٹی یوتھ کے رکن میر بابل اور پی کے ایم ٹی ضلع گھوٹکی کے رکن محمد شریف کا کہنا تھا صوبہ سندھ میں جہاں جاگیرداری نظام کے تحت کسان مزدور آبادیاں شدید استحصال اور بے زمینی میں غربت اور بھوک و غذائی کمی کا شکار ہیں، وہاں حکومت سندھ کی جانب سے 2004 میں ضلع سانگھڑ میں بے زمین کسانوں میں تقسیم کی گئی زرعی زمینیں بدعنوانی اور بے ضابطگیوں کی آڑ میں کسانوں سے واپس لے لی گئیں۔ معدنی تیل اور گیس کے بھاری ذخائر سے مالا مال اسی ضلع سانگھڑ میں جہاں بڑے بڑے زمینی رقبے حکومت کی جانب سے تیل کمپنیوں کو دیے گئے، وہاں 53 فیصد بچے غذائی کمی کا شکار ہیں۔ یہ شرح صوبہ سندھ میں مجموعی طور پر غذائی کمی کے شکار بچوں کی شرح 48 فیصد سے بھی کہیں زیادہ ہے جس کی بنیادی وجہ چھوٹے اور بے زمین کسان مزدوروں میں بے زمینی اور بیج، کیمیائی کھاد اور زرعی زہر جیسے مہنگے مداخل کے ذریعے کی جانے والی غیر پائیدار زراعت ہے جس میں کسان پیداوار کے حصول کے بعد بھی نقصان سے دوچار ہیں۔

ایشین پیزنٹ کولیشن کے سیکرٹری جنرل کا کہنا تھا کہ سامراجی کارپوریٹ زراعت ہماری زمینوں سے منافع کمانے کے لیے بھرپور سازشیں چل رہی ہیں۔ ان کے زہریلے کیمیائی مداخل ہماری زمینوں کو بنجر کررہی ہیں۔ انہی سامراجی پالیسوں کے تحت سندھ حکومت صوبے کے کئی اضلاع میں سرکاری زمین پر گزشتہ کئی دہائیوں سے کاشت کاری کرنے والے کسانوں کو بیدخل کررہی ہے جبکہ دوسری طرف بڑے بڑے رہائشی منصوبوں کی تعمیر کے لیے گڈاپ کے قدیم دیہی علاقوں سے آبادیوں کو بیدخل کرنے والے سرمایہ داروں کو سودے بازی کرکے ملک میں مزید زمینی قبضے کے لیے کھلی چھوٹ دی جارہی ہے۔

ملتان پریس کلب پر پریس کانفرنس کے دوران پی کے ایم ٹی کے صوبائی رابطہ کار پنجاب مقصود احمد، پی کے ایم ٹی ملتان کے رکن محمد صادق اور ظہور جوئیہ کا کہنا تھا کہ پنجاب حکومت نے غیرملکی بیج کمپنیوں کو زیادہ پیداوار دینے والے بیج تیار کرنے کے لیے 6,500 ایکڑ زمین دینے کے بعد اب حال ہی میں ملکی و غیرملکی سرمایہ کاروں کو سرکاری زمین لیز پر دینے کے لیے پالیسی منظور کرلی ہے۔ پنجاب حکومت نے تجارتی بنیادوں پر شجرکاری کے لیے کارپوریٹ شعبہ کو جنگلات کی زمین فراہم کی ہے اور جنوبی پنجاب میں تقریباً 99,077 ایکڑ زمین پر تجارتی جنگلات قائم کرنے کے لیے سرمایہ داروں کی جمع کروائی گئی پیشکشیں منظور کرلی گئی ہیں۔ جبکہ دوسری طرف یہی پنجاب حکومت جنوبی پنجاب میں ضلع راجن پور کے علاقے رکھ عظمت والا میں کئی دہائیوں سے آباد کسان آبادیوں کو بیدخل کرنے پر تلی ہے جس کے خلاف مقامی کسان تنظیمیں مسلسل جدوجہد کررہی ہیں۔

پاکستان کسان مزدور تحریک مطالبہ کرتی ہے کہ ملک بھر میں جاری ترقیاتی منصوبوں بشمول خصوصی اقتصادی زون اور سرمایہ کاروں کو سرکاری زمین لیز پر دینے کا عمل فوری طور پر بند کیا جائے۔ بین الاقوامی زرعی کمپنیوں کا زراعت سے کردار ختم کرکے کارپوریٹ زراعت اور کمپنیوں کو سرکاری زمین کی بندر بانٹ بند کرکے زمین چھوٹے اور بے زمین کسان مزدور مرد و عورتوں میں منصفانہ اور مساویانہ طور پر تقسیم کی جائے۔

جاری کردہ: پاکستان کسان مزدور تحریک